معاصر سے انتخاب

کھول کر آنکھیں مرے آئینۂ گفتار میں
آنے والے دور کی دُھندلی سی اِک تصویر دیکھ

جنرل (ریٹائرڈ) مرزا اسلم بیگ کے تازہ ترین انٹرویو سے اقتباس

س: ایران' افغانستان' پاکستان اور ترکی میں "دفاعی اتفاق رائے" (Strategic Consensus) کا تصور بھی مختلف مواقع پر ابھرتا رہتا ہے۔ آپ خود اس کے پُرجوش پرچارک رہے ہیں' جبکہ ایران کے رویّوں پر گہری نظر رکھنے والے بعض دانشوروں کے خیال میں' اس اشتراکِ عمل کے سلسلے میں ایران سے بہت زیادہ توقعات وابستہ نہیں کی جاسکتیں؟

ج: اس بات میں بھی خاصا وزن ہے--- اپنا انقلاب' دوسرے ممالک میں برآمد کرنے کے ایرانی جذبے نے متعدد مسلمان ملکوں میں ایران کے متعلق ایک طرح کے مزاحمتی رویّے کو جنم دیا۔ میرے خیال میں ایک اور مسئلہ بھی ہے' یہ کہ آج کے ایرانیوں میں بھی' قبل مسیح کی ایرانی سلطنت--- پرشین ایمپائر--- کا تصور موجود ہے۔ میرے دور میں' ایران کے کمانڈر انچیف محسن رجائی پاکستان آئے تو ان کے پاس' اس پرشین ایمپائر کے نقشے بھی تھے۔ وہ مجھے بتاتے رہے کہ ماضی میں پاکستان' کشمیر' افغانستان اور وسطِ ایشیا کے کونسے کونسے علاقے' ایرانی سلطنت کا حصہ رہے ہیں--- ایرانیوں کی یہ سوچ علاقائی تعاون کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ بن سکتی ہے--- میرا احساس یہ ہے کہ ایرانی' دعوے تو بہت کرتے ہیں' لیکن عمل کا وقت آتا ہے تو آگے نہیں بڑھتے--- ہم نے دفاعی میدان میں' پیش قدمی کی کوشش کی' لیکن ایک خاص حد پر جاکر وہ رک گئے۔

بشکریہ ہفت روزہ "زندگی" لاہور ۲۳ تا ۲۹ مئی ۱۹۹۲ء